نوٹ

30B

اخباری انٹرویو

مقاصد

اس سبق کو پڑھ لینے کے بعد آپ

1. انٹرویو کسے کہتے ہیں، یہ جان سکیں گے۔
2. مقاصد کے اعتبار سے انٹرویو کی کتنی قسمیں ہیں، اس سے واقف ہوسکیں گے۔
3. انٹرویو لینے والوں میں کیا صلاحیتیں ہونی چاہئیں اور انٹرویو لینے کا کیا طریقہ ہے، اس کا اندازہ کرسکیں گے۔
4. انٹرویو لینے کے بعد اُسے کس ترتیب سے تحریر کیا جائے گا، یہ جان سکیں گے۔
5. سوالات کے جواب دے سکیں گے۔

تعارف

کسی مسئلے یا واقعے سے متعلق اہم شخصیتوں یا منتخب افراد کے خیالات جاننے کی غرض سے جو بات چیت اُن سے ہوتی ہے اُسے انٹرویو کہتے ہیں۔ شخصیت چاہے وہ مدیر ہو یا شاعر و ادیب، سائنسداں ہو یا صنعت کار یا سیاستداں انٹرویو کے ذریعے، ہم اس کے ذہن کو پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ

انٹرویو کے ذریعے اہم شخصیتوں سے ایسی دلچسپ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جو عموماً دیگر طریقوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔ انٹرویو معمولی کسان، قلی اور موچی سے بھی لیا جاسکتا ہے تاکہ سماج کے پسماندہ طبقوں کے افراد کے مسائل کا اندازہ ہو سکے۔ اخباری انٹرویو کا آغاز امریکہ میں انیسویں صدی کے وسط میں مشہور صحافی جیمز گورڈن بینٹ (James Gordon Bennet) نے کیا۔

30B.1 مقاصد کے اعتبار سے انٹرویو کی تین قسمیں ہیں

1. انٹرویو برائے حقائق

کوئی واقعہ، واردات ہو جانے پر صحافی بعد میں موقع پر پہنچ کر چشم دید گواہوں سے رابطہ قائم کرتا ہے اور 'ک' سے شروع ہونے والے چند سوالات کی روشنی میں ان سے گفتگو کرتا ہے۔ اُسے نہ صرف گواہوں کے نام پتے درج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ان کے نام استعمال کرنے کی اجازت بھی طلب کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ اجازت نہ دے تو ایک چشم دید گواہ لکھ کر کام چلا لیا جاتا ہے۔ اگر ان کے نام پہلے ہی پولس ریکارڈ میں آچکے ہیں تو پھر انہیں اجازت دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ جب کوئی شخص کسی خاص وجہ سے خبروں میں آجاتا ہے تو متعلقہ معاملے میں اُس کے نقطۂ نظر سے لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکاری افسر، کارپوریشن کے ذمہ دار عہدہ دار، مزدور لیڈر اور وزیر وغیرہ اخباری نمائندوں کو جواب دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ متنازعہ معاملات میں دونوں فریقوں سے بات کر کے کوئی نتیجہ نکالا جاتا ہے۔

2. انٹرویو برائے رائے

کوئی اطلاع مل جانے پر متعلقہ حکام اور افسروں کی رائے جاننے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ مثلاً کسی بڑی سیاسی تبدیلی، نئی ایجاد یا سائنسی تجربے پر ماہرین کی رائے کی بڑی اہمیت ہوگی۔ جیسے ابھی دو سال پہلے ہندوستان کی طرف سے پوکرن میں سلسلہ وار نیوکلیائی تجربوں کے بعد صحافیوں نے تکنیکی ماہرین اور سیاسی مبصروں کو انٹرویو کے لیے گھیر لیا تھا۔

3. شخصی انٹرویو

اہم شخصیتوں کے انٹرویو پہلے صرف روزناموں میں شایع ہوتے تھے لیکن اب ہفت روزوں اور رسالوں میں بھی اس طرح کے انٹرویو شایع ہونے لگے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قارئین اپنی پسندیدہ شخصیتوں کے انٹرویو انہی اخبارات و رسائل میں پڑھنا چاہتے ہیں جنہیں وہ خود خریدتے ہیں۔

شخصی انٹرویو میں حقائق بھی ہوتے ہیں اور رائے بھی۔ عام طور سے ایسے انٹرویو متعلقہ شخصیت کی نمایاں تصویر کے ساتھ شائع کیے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی شخصی انٹرویو بعض ایسے لوگوں سے لیے جاتے ہیں جو اچانک شہرت حاصل کر لیتے ہیں اور اسی وجہ سے لوگ ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے ہمالیہ کی چوٹی سر کی، کسی کو کھیل کے میدان میں بڑا انعام مل گیا اور کوئی فوجی بغاوت کے بعد ملک کا حکمراں بن گیا تو ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ تفصیل فراہم کرنا صحافی کا فرض ہو جاتا ہے۔ اس انٹرویو میں متعلقہ شخص کی پہلی زندگی کے بارے میں بھی خاصی تفصیل ہوتی ہے۔ شخصی انٹرویو بعض عام افراد کے بھی لیے جاسکتے ہیں جیسے موت کے کنویں میں سائیکل چلانے والا شخص سائیکل پر دنیا کا چکر لگانے والا طالب علم، سانپوں اور بچھوؤں کے درمیان تین دن گزارنے والا انسان، پانی پر چلنے والا سادھو وغیرہ۔

اخباری نامہ نگار تازہ ترین خبروں کے لیے کسی افسر، وزیر یا سفیر سے بھی کسی واقعے کے بعد فوراً ملاقات کرتے ہیں۔ ملاقات عموماً مختصر ہوتی ہے جو ریلوے ویٹنگ روم میں، ہوائی اڈے یا وی آئی پی لاؤنجوں میں ہوتی ہے۔ مختصر سوالات کے ذریعے کسی اہم معاملہ پر ان کی رائے مانگی جاتی ہے۔

متن پر سوالات 30B.1

ذیل کے سوالات میں خالی جگہ کو متن میں آئے مناسب الفاظ سے بھریئے۔

1. انٹرویو کے ذریعے اہم شخصیتوں سے ..... معلوم ہو جاتی ہیں۔ ( )
(بیکار تفصیل، جھوٹی باتیں، خفیہ خبریں، دلچسپ باتیں)

2. اخباری انٹرویو کی ابتدا.... میں ہوئی۔ ( )
(انگلینڈ، سویڈین، امریکہ، جرمنی)

3. صحافی گواہوں سے.... کی روشنی میں گفتگو کرتا ہے۔ ( )
(سنی سنائی باتوں، واقعے کے ثبوتوں، 'ک' سے شروع ہونے والے سوالوں)

4. ہندوستان کے نیوکلیائی تجربوں کے بعد صحافیوں نے تکنیکی ماہرین کو.... گھیر لیا۔ ( )
(ستانے کے لیے، انٹرویو کے لیے، استقبال کرنے کے لیے)

30B.2 انٹرویو لینے کا طریقہ

نامہ نگاری کی طرح انٹرویو لینا بھی ایک صحافیانہ فن ہے کیونکہ جتنا بڑا آدمی ہوگا اُتنا ہی اُسے انٹرویو کے لیے آمادہ کرنا مشکل

ہوگا۔ بند زبانوں کو کھلوانے اور کم گو لوگوں کو تیز گفتار بنانے کے لیے ذہانت کی ضرورت ہوگی۔ ہر نامہ نگار موقع کی مناسبت سے انٹرویو کے الگ الگ طریقے اپناتا ہے۔ یہ طریقے کیا ہوں گے اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انٹرویو کس سے لیا جارہا ہے اور انٹرویو لینے والے کی ذہنی سطح کیا ہے۔ مثلاً جو طریقہ صدرِ مملکت سے انٹرویو کے لیے اختیار کیا جائے گا وہ کسی مشہور موسیقار یا اداکار کے انٹرویو میں درست نہیں۔ ہوگا۔ سرکاری افسروں سے بات کرتے وقت جو لہجہ ہوگا، مرکزی وزیر سے گفتگو کے لہجے سے مختلف ہوگا۔ غرضیکہ طریقۂ گفتگو، انٹرویو کے لیے دیا جانے والا وقت، سوالات کی نوعیت ان سب کا تعین، خاص صورت حال کی مناسبت سے کیا جاتا ہے۔

کسی بھی شخص سے رسمی انٹرویو لینے سے پہلے اُس کے بارے میں جتنی معلومات مل سکتی ہیں وہ جمع کرلی جائیں۔ اہم شخصیتوں کی تفصیل Who is Who جیسی ڈائرکٹریوں میں مل جاتی ہے۔ دیگر لوگوں کے بارے میں ان کے ماتحتوں، پڑوسیوں اور دوستوں سے معلومات حاصل ہوجائیں گی۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ ان ذیلی معلومات کے لیے متعلقہ شخص کا وقت خراب نہ کیا جائے۔ ایک فائدہ اس طرح کی معلومات کی فراہمی سے یہ ہوتا ہے کہ اس کے مزاج کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ یعنی یہ کہ ملنسار ہے یا آدم بیزار، سخت ہے یا نرم ایسے سوالات نہ پوچھے جائیں جس کے جواب انٹرویو لینے والے کے پاس پہلے سے موجود نہ ہوں۔ انٹرویو لینے والا متعلقہ شخصیت کے جوابات لکھنے میں اتنا مصروف نہ ہوجائے کہ گفتگو کا لطف ختم ہوجائے۔ صحافی کم سے کم بولے اور متعلقہ شخص کو بولنے کا موقع زیادہ دیا جائے۔ اور بہتر ہے کہ ٹیپ ریکارڈر استعمال کیا جائے۔ انٹرویو میں بات چیت کا سلسلہ دوستانہ ماحول میں آگے بڑھنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ متعلقہ شخص کسی بات کا جواب دینے میں کوئی بوجھ محسوس کرے۔ اگر انٹرویو لینے والے کی توقع پر انٹرویو پورا نہ اُترے تب بھی انٹرویو لینے والا اپنی بے چینی کا اظہار نہ کرے۔ بلکہ شائستہ انداز میں اُسے اپنے موضوع پر قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر انٹرویو لینے والا اپنے سامنے والے شخص کی بات کو محض سنتا رہے تو بھی لطف نہیں آتا۔ اُسے چاہیے کہ وہ جوابات کے درمیان دلچسپی قائم رکھنے کے لیے مختلف نوعیت کے سوال کرتا رہے تاکہ یکسانیت کی وجہ سے اُکتاہٹ نہ پیدا ہو اور انٹرویو دینے والے کو انٹرویو لینے والے کی عدم دلچسپی کا گمان نہ ہو۔ انٹرویو لینے والا نہ تو بہت باتونی ہو اور نہ ہی خاموش، اُسے اعتدال پسند ہونا چاہیے۔

متن پر سوالات 30B.2

نیچے لکھے بیانات میں درست بیان پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اہم شخصیتوں کے انٹرویو اب ہفت روزوں اور رسالوں میں بھی شایع ہونے لگے ہیں۔ (   )
2. اچانک رونما ہونے واقعات سے قارئین کو واقف کرانا صحافی کا فرض نہیں ہے۔ (   )

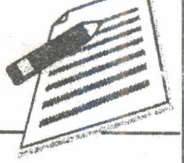

نوٹ

3. بڑی سیاسی تبدیلی، ایجاد یا سائنسی تجربے پر ماہرین کی رائے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ (   )
4. اخباری نامہ نگار وزیروں اور سفیروں سے ان کے غیر ملک کے دورے کے کئی ماہ بعد ملاقات کرتے ہیں۔ (   )

3۔صحافی کو اپنا شناختی کارڈ ضرور ساتھ رکھنا چاہیے۔ وہ طے شدہ جگہ پر پہنچنے میں وقت کی پابندی کرے۔ انٹرویو صحافی کے لیے بھی آزمائش ہے۔ جس طرح فوٹو گرافر کبھی خراب تصویر بھی کھینچ سکتا ہے اس طرح صحافی بھی پھس پھسا اور بے مزہ انٹرویو لے سکتا ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ اُس نے اپنے سوالات صحیح طریقے سے ترتیب نہیں دیئے۔ اُسے ذہنی طور پر تیار رہنے کے ساتھ قلم کاغذ، ٹیپ ریکارڈ وغیرہ جیسے ضروری سامان بھی اپنے ساتھ رکھنے ہوں گے۔ انٹرویو کے خاتمے پر صحافی اچھے الفاظ میں انٹرویو دینے والے کا شکریہ ادا کرے۔

30B.3 انٹرویو نویسی

انٹرویو لینے والا ہی اپنے نوٹس کی مدد سے انٹرویو تحریر کرتا ہے، نہ کہ کوئی اور شخص۔ خبروں کی طرح انٹرویو میں بھی ابتدائیہ کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ جو بات انٹرویو میں اہم ترین ہے اُسی کو پہلے پیراگراف میں لکھا جائے گا۔ انٹرویو سوال و جواب کی شکل میں بھی تحریر کیا جاتا ہے اور مسلسل عبارت میں بھی۔ ضروری نہیں کہ ہر وہ بات تحریر میں لائی جائے جو انٹرویو کے دوران کہی گئی ہو۔ ابتدائیہ کی نوعیت کا انحصار بھی انٹرویو دینے والے کی شخصیت اور اس کے رُتبے پر ہوتا ہے۔ جہاں بیان اہم ہو وہاں بیان کو پہلے تحریر کیا جائے گا اور جہاں شخصیت اہم ہو وہاں شخصیت کا ذکر پہلے کیا جائے گا۔ جس جگہ اور وقت پر انٹرویو لیا گیا ہو اس کا بھی حوالہ دینا اچھا رہتا ہے۔ انٹرویو دینے والے نے کون سی بات زور دے کر کہی اس کی بھی نشان دہی کر دی جائے۔ انٹرویو دینے والا بعض باتیں ''آف دی ریکارڈ'' کہتا ہے جسے شایع کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ انٹرویو لینے والے کا اخلاقی فرض ہوتا ہے کہ اس حصے کو نہ چھاپے۔

متن پر سوالات 30B.3

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں۔

کامیاب انٹرویو لینے والا

1. ہر انٹرویو دینے والے کے ساتھ یکساں لہجہ اختیار کرتا ہے۔ (   )
2. انٹرویو دینے والی شخصیت کی ذاتی تفصیلات پہلے سے نہیں جمع کرتا۔ (   )
3. انٹرویو کے دوران خود زیادہ بولتا ہے اور انٹرویو دینے والے کو بولنے کا موقع کم دیتا ہے۔ (   )

نوٹ

4. انٹرویو دینے والا جو باتیں ''آف دی ریکارڈ'' کہتا ہے اُسے انٹرویو لینے والا نہ چھاپ کر اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ (   )

آپ نے کیا سیکھا؟

1. انٹرویو کسی مسئلہ پر کسی بڑی شخصیت یا لوگوں کے گروہ کے خیالات جاننے کی غرض سے لیا جاتا ہے اور اس سے بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں جو عام ذرائع سے نہیں معلوم ہوتیں۔
2. مقاصد کے اعتبار سے انٹرویو کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔
   (1) انٹرویو برائے حقائق (2) انٹرویو برائے رائے اور (3) شخصی انٹرویو
3. شخصی انٹرویو صرف اہم شخصیتوں سے ہی نہیں بلکہ معمولی حیثیت کے ان لوگوں سے بھی لیے جا سکتے ہیں جنہیں اچانک شہرت مل جائے مثلاً کسی مہم میں کامیاب ہونے والا شخص، تماشہ یا کرتب دکھانے والا۔
4. انٹرویو لینے والا اس کا خاص خیال رکھتا ہے کہ وہ انٹرویو دینے والے شخص کے مرتبے اور مقام کے مطابق انٹرویو کے دوران سوالات کرے، وقت اور جگہ کا تعین کرے اور غیر ضروری سوالات میں وقت نہ ضائع کرے۔
5. انٹرویو لینے والا شخص اپنے نوٹس کی مدد سے انٹرویو کو تحریر کرتا ہے۔ یہ کام کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ انٹرویو تحریر کرتے وقت جو بات سب سے اہم ہوتی ہے اُسے سب سے پہلے پیراگراف میں لکھا جاتا ہے۔

اختتامی سوالات 30B.7

1. کیا انٹرویو صرف اہم شخصیتوں سے ہی لیا جاتا ہے۔ تین جملوں میں جواب دیجیے؟
2. مقصد کے اعتبار سے انٹرویو کی کتنی قسمیں ہیں؟
3. شخصی انٹرویو کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس پر ایک پیراگراف لکھیے۔
4. انٹرویو کا مسودہ تیار کرتے ہوئے کن باتوں کی طرف دھیان دینا چاہیے۔

متن کے سوالات کے صحیح جوابات 30.B.8

30B.1	i.	(3)
	ii.	(3)

نوٹ

.iii (3)

.iv (2)

30B.2 .i (✓)

.ii (x)

.iii (x)

.iv (x)

30B.3 .i (x)

.ii (x)

.iii (x)

.iv (✓)